ایسے اعمال کہ جنہیں دیکھ کر آسمان سے رحمت کے فرشتوں کا نزول ہو

صحیح احادیث
اور عمدہ تربیتی و فکری فوائد
پر مشتمل ایک منفرد اور انمول کاوش

رحمت کے فرشتے

آپ کے پاس

تالیف

عبد المنان راسخ
خادم السنۃ النبویۃ الشریفۃ

مکتبہ قدوسیہ

رحمت کے فرشتے

آپ کے پاس

عبد المنان راسخ

مکتبہ قدوسیہ

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

کتاب و سنت
کی
نشر و اشاعت
کے لیے
کوشاں

اہتمام طباعت

ابوبکر قدوسی

۲۰۱۰

مکتبہ قدوسیہ

قدوسیہ اسلامک پریس

چمکتے موتی

زندگی میں نور ایمان کا رنگ بھرنے کے لیے
مصنف کی دیگر تصانیف پڑھنا ہر گز نہ بھولیے!

دعائیہ کلمات

اپنے حقیقی چچاجان محترم حاجی ملک محمد رمضان رحمۃ اللہ علیہ کے لیے جو حد درجہ شریف، دیانتدار اور دینی جذبہ سے سرشار ایک عظیم انسان تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ چند سالوں سے میرے سفر و حضر کے ساتھی تھے میں آپ کی محبت، چاہت اور اخلاص کو کبھی فراموش نہیں کرسکتا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 11/12 مئی 2009 کی درمیانی شب کو اپنے مال وجان کی حفاظت کرتے ہوئے شہادت کی موت پائی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ آپ کے گناہ معاف فرما کر درجات کو بلند فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ اسْقِہٖ مِنْ اَنْھَارِ الْجَنَّۃِ وَاَطْعِمْہُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّۃِ

ابن حکیم عبدالرحمٰن راسخ

مجھے ضرور پڑھیے

رحمت کے فرشتوں کا نزول کوئی معمولی بات نہیں اور نہ ہی رحمت کے فرشتے ہر ایک کے پاس آتے ہیں بلکہ چند خوش نصیب افراد ایسے ہوتے ہیں جن کے نیک اعمال کو شرف وعزت سے نوازتے ہوئے رب تعالیٰ ان پر رحمت کے فرشتوں کو نازل فرما دیتے ہیں اور یہ بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔

یاد رہے! دنیا میں دو طرح کے لوگ ہیں۔ 1 ایسے بدنصیب جن کی بداعمالیوں کی وجہ سے آسمان سے لعنتیں نازل ہوتیں ہیں اور ہر قسم کی ذلت ورسوائی اور پھٹکار ان کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔ 2 ایسے خوش نصیب کہ جن کے اچھے عمل کی وجہ سے ان کی عزت افزائی کے لیے آسمان سے رحمت کے فرشتوں کی جماعت نازل کردی جاتی ہے اور ایسے لوگ ہی دنیا وآخرت کے معزز ترین افراد ہیں اور اعلیٰ کامیابی بھی صرف انہی کے لیے ہے۔ ویسے بھی نیک انسان کی نیکی کی قدر عام دنیادار شخص کبھی نہیں کرسکتا اور نہ ہی مخلص مسلمان کی نیکی کا صلہ دینا کسی انسان کے بس کی بات ہے اور نہ ہی کسی صاحب عمل کو اپنے عمل کی شاباش کا کسی انسان سے مطالبہ کرنا چاہیے۔ حقیقت میں مخلص مسلمان کی عزت افزائی اس کا رب کرتا ہے جس کے لیے وہ دن رات تڑپتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نوازشات کے انداز بھی حد درجہ نرالے ہوتے ہیں کبھی رحمتوں کا نزول فرما کر، کبھی فرشتوں کو مبعوث فرما کر، کبھی مقرب ملائکہ کے ذریعہ بشارتیں سنا کر اور کبھی رحمت کے فرشتوں کو ان کا نگران بنا کر ان کی عزت، شان وشوکت اور عظمت میں اضافہ فرماتا ہے۔

اس مختصر رسالہ میں 25 ایسے اعمال صحیح احادیث کی روشنی میں تحریر کیے گئے ہیں کہ جن کی ادائیگی پر رحمت کے فرشتوں کا v.i.p پروٹوکول حاصل ہوتا ہے۔

آیئے! اس مبارک رسالہ کو پڑھ کر عمل کریں۔

رحمت کے فرشتوں کا نزول برحق ہے

رسولوں کے علاوہ نیک بندوں پر رحمت کے فرشتوں کا نازل ہونا کتاب وسنت کے واضح دلائل سے ثابت ہے۔ بخاری و مسلم سمیت احادیث مبارکہ کی تمام کتابوں میں کثیر تعداد سے ایسی روایات موجود ہیں جن میں واضح طور پر موجود ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صحابیات رضی اللہ عنہن پر فرشتوں کا نزول ہوا بلکہ کئی نیک بندوں کے ساتھ رحمت کے فرشتے ہم کلام بھی ہوئے۔ جیسا کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے بارے میں واضح طور پر الاصابہ اور صحیح مسلم میں موجود ہے بلکہ امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! ان پر اپنی رحمت کے فرشتوں کا نزول فرما۔ مسند احمد کی صحیح حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی کے گھر افطاری کی اور بعد میں مندرجہ ذیل دعا کی۔

اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَتَنَزَّلَتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ

"روزہ دار تمہارے ہاں افطاری کریں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور رحمت کے فرشتے تم پر اتریں۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دعا سے جہاں فرشتوں کے نزول کی اہمیت اور فضیلت واضح ہوتی ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نیک بندوں پر رحمت کے فرشتوں کا نزول برحق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اچھا کردار اور مسنون اعمال اپنا کر یہ سعادت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

1 اللہ تعالیٰ کو رب مان کر ثابت قدم رہنے والوں پر فرشتے اترتے ہیں

ایسے خوش نصیب جو اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور عزت وعظمت کو مان کر مشکل حالات میں اس کی توحید پر قائم رہتے ہیں اور ہر دم اسی کو مشکل کشا، حاجت روا اور مختارِ کل سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے خوش نصیبوں کو اپنے مقرب فرشتوں کا v.i.p پروٹوکول عطا کرتے ہیں اور رحمت کے فرشتے ایسے خوش بختوں کو جہاں تسلی واطمینان بخشتے ہیں وہاں وہ ان کو جنت کی بشارتیں بھی سناتے ہیں اور اس بات کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورہ حم سجدہ آیت نمبر 30 میں فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○

”بلاشبہ وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے ان پر فرشتے یہ کہتے ہوئے اترتے ہیں کہ نہ تم ڈرو اور نہ غم کرو اور جنت کی بشارت کے ساتھ خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ کیے گئے ہو۔“

آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو اللہ تعالیٰ کو رب مان کر ہر حال میں راضی رہنا چاہیے اور بڑی سے بڑی مشکل کے موقع پر بھی اس کا در نہیں چھوڑنا چاہیے جو خوش نصیب اس کو رب مان کر ثابت قدم رہتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر فرشتوں کا نزول فرماتے ہیں۔

2 ایمانی کیفیت جب عروج پر ہو تو رحمت کے فرشتے اترتے ہیں

جب انسان ہمہ وقت دنیا کی لغویات سے بچ کر آخرت کی فکر میں مشغول رہے اور اپنی زبان کو ذکر الٰہی سے تر رکھے تو اللہ تعالیٰ ایسے خوش نصیب پر اپنی رحمت

کے فرشتوں کو نازل فرماتے ہیں جوان پر سلام کرتے ہوئے ان سے ہمکلام ہوتے ہیں۔صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت حنظلہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما تشریف لائے اور کہنے لگے اے اللہ کے رسول! جب ہم آپ کی مجلس میں ہوتے ہیں تو ہمارا ایمان بہت تازہ ہوتا ہے اور جب ہم آپ کی مجلس سے اٹھ کر گھروں کو جاتے ہیں تو پھر دنیا کے معاملات میں کھو جاتے ہیں۔آپ ﷺ نے اس موقع پر ارشاد فرمایا:

لَوْ کَانَتْ تَکُوْنُ قُلُوْبُکُمْ کَمَا تَکُوْنُ عِنْدَ الذِّکْرِ لَصَافَحَتْکُمُ الْمَلَائِکَۃُ حَتّٰی تُسَلِّمَ عَلَیْکُمْ فِی الطُّرُقِ

''اگر تمہارے دل اسی طرح ہوں جس طرح نصیحت کے وقت ہوتے ہیں تو لازماً فرشتے تم سے مصافحہ کریں حتی کہ وہ راستوں میں تمہیں سلام کہیں۔''

اور صحیح مسلم میں دوسری جگہ ہے:

لَصَافَحَتْکُمُ الْمَلَائِکَۃُ عَلٰی فُرُشِکُمْ

''البتہ فرشتے تمہارے بستروں پر تم سے مصافحہ کریں۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دینی مجلس اور مسجد سے نکل کر یادِ الٰہی سے غافل نہیں ہونا چاہیے بلکہ گھر ہو یا بازار یا دکان ہر مقام پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو یاد رکھنا چاہیے اور آخرت کی فکر میں مشغول رہنا چاہیے جو لوگ دینی مجالس اور مساجد سے نکل کر اپنے اوپر دنیا کا گرد وغبار نہیں آنے دیتے اللہ تعالیٰ ایسے خوش نصیبوں پر رحمت کے فرشتوں کو نازل فرماتے ہیں۔

3 مومن اور صاحب توکل لوگوں کی مدد کے لیے مشکلات میں فرشتے اترتے ہیں

جن لوگوں کے پاس ایمان کی دولت ہو اور ان کا توکل اپنے رب پر مضبوط ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی مشکلات کو آسان کرنے کے لیے آسمان سے رحمت کے فرشتوں کو نازل فرماتے ہیں۔ قرآن وحدیث میں ایسی بے شمار مثالیں ہیں کہ جب ایمانی غیرت سے سرشار اور صاحب توکل لوگوں کو دنیاوی اسباب سے مایوسی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے رحمت کے ملائکہ کو نازل فرمایا۔ بطورِ دلیل دو مثالیں تحریر کی جاتی ہیں:

1۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام اپنے بیٹے کے ساتھ جب جنگل بیابان میں بھوکی پیاسی تھی اور پانی کا قطرہ تک کہیں نظر نہ آتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی صاحب ایمان اور صاحب توکل نیک بندی کے لیے آسمان سے حضرت جبریل علیہ السلام کو نازل فرمایا جنہوں نے زمین پر ایڑی ماری تو اللہ تعالیٰ نے آبِ زم زم کا چشمہ جاری فرمادیا۔ (صحیح بخاری)

اگر آج ہماری مائیں بہنیں بھی اللہ پر توکل کرتے ہوئے اپنی غیرتِ ایمانی کا خیال رکھیں تو ان کی مشکلیں آسان کرنے کے لیے بھی اللہ تعالیٰ فرشتوں کی جماعت نازل فرما سکتا ہے لیکن یہ پروٹوکول ناشکری اور بے صبری کرنے والی عورت کو حاصل نہیں ہوتا۔

2۔ اسلام اور کفر کی جب پہلی بڑی جنگ ہوئی تو مسلمان ہر اعتبار سے کمزور تھے مگر ایمان اور توکل کے اعتبار سے اللہ کی زمین پر ان کا ہم پلہ کوئی نہیں تھا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ان چند مٹھی بھر مسلمانوں کا جذبہ ایمان اور جذبہ توکل اس قدر پسند آیا کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے سیدنا جبریل علیہ السلام کی سرپرستی میں فرشتوں کی فوجوں کو مقام بدر پر نازل فرمادیا اور بظاہر ناممکن فتح کو حقیقی کامیابی میں تبدیل کردیا اور اس بات

کا تذکرہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید کے کئی مقامات پر فرمایا ہے۔

اگر آج مسلمان بدری صحابہ جیسا جذبہ ایمان اور جذبہ توکل لے کر دشمن کے مقابلہ میں نکلیں تو دنیا کی کوئی باطل قوت ان کی طاقت اور ہیبت کا مقابلہ نہیں کر سکتی کیونکہ ایسے افراد پر رحمت کے فرشتوں کا پہرہ ہوتا ہے جو دشمن کو زیر و ذلیل کر دیتا ہے۔ مگر افسوس! کہ آج مسلمان بظاہر سب کچھ ہونے کے باوجود دشمن کے سامنے ذلیل ورسوا صرف اس لیے ہیں کہ وہ ہر موقع پر اپنے ذاتی مفاد کو آگے رکھتے ہیں اور رب تعالیٰ کے مقرب ملائکہ کی نصرت وتائید سے محروم رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جذبہ ایمان اور جذبہ توکل سے سرشار فرمائے تاکہ ہم کو رحمت کے فرشتوں کی مکمل تائید حاصل ہو۔

4 ذکر الٰہی کی مجلس میں رحمت کے فرشتے اترتے ہیں

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے چند فرشتے ذکر کرنے والوں کی مجلس کو تلاش کرتے ہیں جب وہ کسی جماعت کو اللہ کے ذکر میں مشغول پاتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے کو کہتے ہیں ادھر آ جاؤ ہم کو ہماری مطلوبہ جگہ مل چکی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ذکر الٰہی کی مجلس میں آنے والے فرشتے تعداد میں اس قدر زیادہ ہوتے ہیں کہ

فَيَحُفُّونَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا

''وہ ذکر والی مجلس کو آسمان دنیا تک اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں۔''

یہ ایک لمبی حدیث کا ابتدائی ٹکڑا ہے جس سے معلوم ہوتا کہ ذکر الٰہی کی مجلس اتنی مبارک اور پاکیزہ ہوتی ہے کہ رحمت کے فرشتے ہر طرف سے اس کو گھیر لیتے ہیں لیکن یہاں یہ مسئلہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ ذکر الٰہی کی مبارک مجلسوں میں بدعت اور مصنوعی اذکار کا رنگ غالب نہیں ہونا چاہیے مگر افسوس! کہ شیطان نے اکثر دینی طبقہ کو کتاب وسنت سے ہٹا کر من گھڑت ذکر و اذکار اور حرکات و عادات میں

بری طرح مبتلا کردیا ہے۔کہیں قلب جاری کرنے کے افسانے ہیں اور کہیں اندھیرے میں ہُو ہُو کی جھلیاں ہیں یاد رہے! یہ سب طور طریقے قرآن وحدیث اورطرزِ صحابہ سے ہٹے ہوئے ہیں۔اس سلسلہ میں سنن دارمی میں صحیح حدیث ہے کہ چندلوگ مسجد میں حلقہ بنا کر ذکر کررہے تھے جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کوعلم ہواتو آپ سخت ناراض ہوئے اور فرمایاابھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑے بھی بوسیدہ نہیں ہوئے اورتم لوگوں نے دین میں نئے طریقے ایجاد کرلیے ہیں یہ بھلائی نہیں بلکہ تم گمراہی کاراستہ کھول رہے ہو۔آیئے! اس حدیث کے مطابق ذکر کے حلقوں کی اصلاح کریں۔اللہ تعالیٰ ہم کودین کے مطابق ذکر کی سعادت نصیب فرمائے تاکہ ہم کوفرشتوں کا v.i.p پروٹوکول حاصل ہو۔

5 مسجد میں قرآن کی تلاوت اوراس کے پڑھنے پڑھانے پرفرشتے اترتے ہیں

جب اللہ کے نیک بندے اللہ کے گھر میں بیٹھ کرقرآن پاک کو پڑھتے پڑھاتے اور سیکھتے سکھلاتے ہیں سادہ لفظوں میں مسجد میں جوشعبہ ناظرہ قرآن، حفظ القرآن اورترجمۃ القرآن ہوتا ہے ایسے خوش نصیبوں پراللہ تعالیٰ رحمت کے فرشتوں کونازل فرمادیتے ہیں صحیح مسلم کی حدیث ہےرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِنْ بُیُوتِ اللّٰهِ، یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰهِ وَیَتَدَارَسُوْنَهٗ بَیْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِکَةُ وَ ذَکَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ

''جولوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں بیٹھ کرقرآن کی

تلاوت کرتے ہیں اور قرآن مجید پڑھتے پڑھاتے ہیں اللہ تعالیٰ انہی پر سکینت نازل کرتا ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا ذکر اپنے پاس فرشتوں میں کرتا ہے۔''

اس حدیث میں مسجد میں بیٹھ کر قرآن پاک کی تلاوت کرنے اور قرآن مجید پڑھنے پڑھانے کی فضیلت میں چار باتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

1۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے دلوں پر سکینت نازل فرماتا ہے یعنی ان کو روحانی سکون اور اطمینان کے ساتھ نوازا جاتا ہے اور یہ بہت بڑے اعزاز کی بات ہے کہ کسی شخص پر اللہ کی طرف سے سکینت نازل ہو۔

2۔ مسجد میں بیٹھ کر قرآن پڑھنے پڑھانے والوں کو ہر طرف سے رحمت ڈھانپ لیتی ہے یعنی ان کے ہر طرف اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے۔

3۔ ایسے خوش نصیب رحمت کے فرشتوں کے گھیرے میں ہوتے ہیں یعنی ایسے خوش نصیبوں کی عزت افزائی مقرب فرشتوں کی جماعت کو نازل فرما کر کی جاتی ہے

4۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایسے لوگوں کا ذکر خیر اپنے پاس مقرب ملائکہ میں بھی کرتے ہیں۔ مسلمان بھائیو! زندگی اللہ کی امانت ہے اس عارضی زندگی میں ہمیشہ کی زندگی کا سامان اکٹھا کرو اور مسجد میں بیٹھ کر قرآن کی تلاوت کرنا اور قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنا روزانہ کا معمول بنائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ سعادت نصیب فرمائے۔

6 رات کو تلاوت قرآن کرنے والے پر رحمت کے فرشتے اترتے ہیں

قرآن پاک کی تلاوت جب بھی کی جائے باعث برکت اور باعث رحمت ہے لیکن قرآن مجید اور صحیح بخاری کی ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رات کو قرآن پاک کی تلاوت کرنا اس قدر مبارک عمل ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے قاری کی تلاوت کو سننے

کے لیے آسمان سے ملائکہ نازل فرما دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا

''بے شک فجر کا قرآن ہمیشہ سے فرشتوں کے حاضر ہونے کا وقت رہا ہے۔''

اور صحیح بخاری میں حضرت اسید رضی اللہ عنہ کا واقعہ موجود ہے کہ وہ رات کو سورہ بقرہ کی تلاوت فرما رہے تھے کہ اچانک ان کے گھوڑے نے بدکنا شروع کر دیا آپ رضی اللہ عنہ نے تلاوت بند کی تو گھوڑا اپنی جگہ پر ٹھہر گیا غرض کہ آپ جب بھی پڑھتے گھوڑا بدک جاتا اور جب قرآن کی تلاوت سے رک جاتے تو گھوڑا اپنی جگہ پر اپنی جگہ پر آرام سے ٹھہر جاتا۔ حضرت اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا کہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سائبان ہے کہ جس میں چراغوں کی طرح روشنیاں ہیں میں اس سائبان کو دیکھتا رہا حتی کہ وہ میری نظروں سے اوجھل ہو گیا میں نے یہ سارا معاملہ صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اسید! یہ کوئی عام سائبان نہیں تھا۔

تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَىٰ مِنْهُمْ

''بلکہ یہ رحمت کے فرشتے تھے جو تیری آواز سننے کے لیے نزدیک ہوئے تھے اور اگر تو تلاوت جاری رکھتا تو صبح ہوتے ہی لوگ ان فرشتوں کی طرف دیکھتے تو وہ فرشتے ان سے چھپ نہ سکتے۔''

معلوم ہوا رات کی تلاوت حد درجہ خیر و برکت کا باعث ہے بلکہ راتوں کو قرآن پڑھنے والوں کے پاس رحمت کے فرشتے آتے ہیں جو قاری قرآن کی تلاوت کو سنتے ہیں۔

یاد رہے! صحیح حدیث کے مطابق قرآن پاک دیکھ کر پڑھنے سے زیادہ

ثواب ہوتا ہے۔

7 اللہ تعالیٰ کی تعریف اور حمد وثنا والے کلمات کہنے والے پر فرشتے اترتے ہیں

زبان سے بولنا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ جب زبان سے اچھے بول بولے جائیں تو ان کے ذریعے جہاں دنیا میں انسان کو عزت نصیب ہوتی ہے وہاں اللہ تعالیٰ اپنے ملائکہ سمیت ایسے انسان کی قدر فرماتے ہیں اور کبھی کبھار تو مسلمان اپنی زبان سے شکر بھرے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور اس کی تعریف والے ایسے پیارے کلمات اپنی زبان سے نکالتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی قدردانی کے لیے فرشتوں کی جماعت کو نازل فرما دیتے ہیں۔

سنن نسائی میں ایک صحیح حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں ایک صحابی نے مندرجہ ذیل کلمات کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى

آپ ﷺ نے جب یہ کلمات سنے تو پوچھا یہ الفاظ کس نے کہے ہیں؟ ایک صحابی کہنے لگے اے اللہ کے رسول! یہ کلمات میں نے کہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: تیری زبان سے نکلنے والے یہ کلمات اتنے پیارے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اٹھانے کے لیے تقریباً 39 فرشتوں کو نازل فرمایا اور وہ 39 فرشتے ان کلمات کو اٹھانے کے لیے ایک دوسرے سے جلدی کر رہے تھے۔

اے مسلمان! اب یہ تیری مرضی ہے کہ تو پیاری زبان سے پیارے کلمات کہہ کر رحمت کے فرشتوں کا vip پروٹوکول حاصل کرتا ہے یا اپنی زبان کو آوارہ چھوڑ

کر لعنت کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

8 اللہ کی خوشنودی کے لیے اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لیے جب نکلیں تو رحمت کے فرشتے اترتے ہیں

ایسا مسلمان بھائی کے جس کے ساتھ رابطہ، تعلق اور دوستی اللہ تعالیٰ کو رضا کے لیے ہو، جب آدمی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے اس کی ملاقات کو نکلے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے لیے رحمت کا فرشتہ نازل فرمادیتے ہیں۔

صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ ایک شخص جب دوسری بستی میں اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لیے نکلا تو اللہ تعالیٰ نے راستہ میں ایک رحمت کا فرشتہ مقرر کردیا جس نے اس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ الیک بِاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَہٗ فیه

''میں تیری طرف اللہ تعالیٰ کا فرشتہ ہوں اور تجھے یہ بشارت سنانے آیا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بھی تیرے ساتھ اسی طرح محبت کرتے ہیں جس طرح تو اس شخص سے اس کے لیے محبت کرتا ہے۔''

معلوم ہوا بغیر دنیوی مفاد کے صرف رضائے الٰہی اور خوشنودیٔ رحمان کے لیے اپنے نیک بھائی کی ملاقات کو نکلنا بہت بڑی سعادت کی بات ہے ایسی صورت میں رحمت کے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے مگر افسوس! کہ آج ہم بغیر مفاد کے ایک قدم نہیں اٹھاتے بلکہ رضائے الٰہی کے لیے ہونے والے سفر کو ہم فضول اور وقت کا ضیاع سمجھتے ہیں۔

9 رات کو باوضو سونے والے پر رحمت کا فرشتہ نگران مقرر ہوتا ہے

وضو کے بے شمار روحانی وجسمانی فوائد ہیں بہت زیادہ فوائد میں سے ایک

فائدہ یہ بھی ہے کہ اگر رات کو باوضو لیٹا جائے تو ساری رات رحمت کا فرشتہ نگرانی کے لیے مقرر رہتا ہے اور وہ ساری رات بخشش کی دعا کرتا ہے۔

حدیث کی مشہور کتاب الترغیب والترہیب اور صحیح الجامع الصغیر میں روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یَبِیْتُ طَاهِرًا اِلَّا بَاتَ مَعَهٗ فِیْ شِعَارِهٖ مَلَکٌ لَا یَنْقَلِبُ سَاعَةً مِنَ اللَّیْلِ اِلَّا قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِکَ فَاِنَّهٗ بَاتَ طَاهِرًا

”جو بھی شخص وضو کی حالت میں رات گزارتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ رات گزارتا ہے جب بھی لیٹنے والا کوئی کروٹ بدلتا ہے تو رحمت کا فرشتہ دعا کرتا ہے اے اللہ! اپنے بندے کو معاف کر دے اس نے باوضو رات گزاری ہے۔“

مسلمان بھائیو! بظاہر کس قدر معمولی سا عمل ہے مگر اس پر اللہ کی طرف سے پروٹوکول اس قدر زیادہ ہے کہ ساری رات رحمت کا فرشتہ نگران مقرر رہتا ہے کیا آپ یہ اعزاز ہر رات حاصل کرتے ہیں......؟

10 رات کو سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھنے والے پر رحمت کا فرشتہ نگران ہوتا ہے

آیۃ الکرسی قرآن پاک میں بہت زیادہ شان والی ہے آپ اس آیت کو توحیدی نغمہ اور معرفت الٰہی کا چشمہ کہہ سکتے ہیں اگر اس کو ہر فرض نماز کے بعد پڑھا جائے تو جنت لازم ہو جاتی ہے اور اگر رات کو سوتے وقت پڑھ لیں تو ساری رات رحمت کا فرشتہ مقرر رہتا ہے جو پوری رات نگرانی کرتا ہے اور شیطان انسان کے قریب تک نہیں آتا۔ صحیح

بخاری شریف میں حدیث ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو شیطان نے کہا:

اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَاقْرَأْ آیَةَ الْکُرْسِی حَتّٰی تَخْتِمَ الْاٰیَةَ فَاِنَّکَ لَنْ یَّزَالَ عَلَیْکَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا یَقْرُبُکَ شَیْطَانٌ حَتّٰی تُصْبِحَ

''جب تو اپنے بستر پر لیٹے تو مکمل آیۃ الکرسی پڑھ لے صبح تک تجھ پر اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ نگران رہے گا اور شیطان تیرے قریب نہیں آئے گا۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آکر بیان کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قَدْ صَدَقَکَ وَهُوَ کَذُوْبٌ

''شیطان نے تیرے ساتھ سچ بولا ہے حالانکہ وہ بہت بڑا جھوٹا ہے۔''

اس حدیث طیبہ سے معلوم ہوا کہ رات کو آیۃ الکرسی پڑھ کر لیٹنے والا رحمت کے فرشتے کی نگرانی میں ہوتا ہے اور ہر قسم کے شیطانی اثرات سے محفوظ رہتا ہے۔

11 تہجد پڑھنے والے خوش نصیب پر رحمت کے فرشتے اترتے ہیں

نمازِ تہجد کی پابندی کرنے والا کائنات کا عظیم ترین انسان اور کامیاب ترین مسلمان ہے بشرطیکہ وہ کتاب وسنت کا پابند ہو۔ قرآن مجید کی طرح صحیح مسلم میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَاِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّیْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَّذَالِکَ اَفْضَلُ

''رات کے آخری حصہ کی نماز میں فرشتوں کی حاضری ہوتی ہے اور یہ بہت افضل نماز ہے۔''

دیگر احادیث میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ تہجد گزار کو جہاں رحمت کے فرشتوں کا v.i.p پروٹوکول حاصل ہوتا ہے وہاں ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا میں آ کر آواز دیتے ہیں ''مجھ سے رزق مانگو میں غیروں سے بے نیاز کردوں، مجھ سے شفا مانگو میں صحت عطا کردوں، مجھ سے گناہوں کی معافی مانگو میں تمہارے دامن کو نیکیوں سے بھردوں۔'' مسلمان بھائیو! تہجد گزار اللہ کی زمین پر تقویٰ اور ایمان کا ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے کہ جس کی روشنی پر آسمان کا چاند بھی رشک کرتا ہے۔ اٹھو! اور جیتے جی یہ سعادتیں حاصل کرلو۔

12 لیلۃ القدر کو فرشتوں کی جماعت کا نزول ہوتا ہے

لیلۃ القدر حد درجہ بابرکت اور پر رحمت ہے اس کی عظمت اور قدر و منزلت کا اندازہ بخاری و مسلم کی اس حدیث سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ جس نے اس رات کا قیام کیا اللہ تعالیٰ اس کی زندگی بھر کے تمام گناہ معاف کردیتے ہیں اور یاد رہے اس رات فرشتوں کا نزول اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ زمین پر کوئی جگہ خالی نہیں رہتی اور قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ

''قدر کی رات ہزار مہینے سے بہت زیادہ بہتر ہے اس میں فرشتے اور حضرت جبریل علیہ السلام اپنے اللہ کے حکم سے نازل ہوتے ہیں۔''

اور صحیح حدیث کے مطابق اِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ فِي الْاَرْضِ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ الْحَصٰى اس رات فرشتے زمین پر کنکریوں کی تعداد سے بھی زیادہ ہوتے ہیں رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کی جستجو کرنی

چاہیے اور کثرت کے ساتھ جامع ترمذی شریف میں آنے والی مسنون دعا پڑھنی چاہیے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

''اے اللہ! یقیناً تو بہت زیادہ معاف کرنے والا، ہمیشہ بزرگی والا ہے تو درگزری کو پسند کرتا ہے مجھ سے درگزر فرما۔''

13 جنگل یا کسی کھلے میدان میں اکیلا آدمی اذان اقامت کہہ کر نماز پڑھے تو رحمت کے فرشتے اترتے ہیں

انسان جنگل، بیابان، صحرا اور چٹیل میدان میں اللہ کی بڑائی کا اعلان کرتے ہوئے نماز قائم کرتا ہے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کی اقتداء میں رحمت کے فرشتوں کی جماعت نازل فرما دیتے ہیں۔ جیسا کہ الترغیب والترہیب میں حدیث رسول ہے اور سنن کبریٰ میں حد درجہ واضح الفاظ ہیں کہ جب اکیلا شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو صلی خلفه من الملائکه اس کے پیچھے فرشتے نماز پڑھتے ہیں۔

یَرْکَعُوْنَ بِرُکُوْعِهٖ وَیَسْجُدُوْنَ بِسُجُوْدِهٖ وَیُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی دُعَائِهٖ

''وہ اس کے رکوع کے ساتھ رکوع کرتے ہیں اور اس کے سجدے کے ساتھ سجدے کرتے ہیں اور اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔''

معلوم ہوا کہ صحرا اور چٹیل میدان میں پہنچ کر یادِ الٰہی سے غافل نہیں رہنا چاہیے بلکہ رب کبریا کی کبریائی کا نغمہ بلند کرتے ہوئے نماز قائم کرنی چاہیے تاکہ رحمت کے فرشتوں کا v.i.p پروٹوکول حاصل ہو۔

14 نمازِ اشراق پڑھنے والے پر رحمت کے فرشتے اترتے ہیں

نمازِ اشراق کی ادائیگی کے بے شمار فوائد ہیں اور یہ واحد نفل نماز ہے کہ جس کی

ادائیگی پر پورے حج اور پورے عمرے کا ثواب حاصل ہوتا ہے اور جسم کے تمام اعضاء کا حق بھی ادا ہو جاتا ہے اور مسلمان بڑی روحانیت سے اپنے دن کا آغاز کرتا ہے۔ یاد رہے نمازِ اشراق سے اپنے دن کا آغاز کرنے والے شام کو کبھی نامراد نہیں لوٹتے، اس مبارک نماز کی ادائیگی پر پابندی کیجیے کیونکہ اس موقع پر رحمت کے فرشتے بھی حاضر ہوتے ہیں۔ صحیح مسلم شریف میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے جس میں نماز اشراق کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عظیم الشان ہے:

فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ

''بلاشبہ اس نماز میں فرشتوں کی حاضری ہوتی ہے۔''

اس حدیث طیبہ سے معلوم ہوا کہ اس عظیم نماز کے وقت میں فرشتوں کا نزول ہوتا ہے اور نماز اشراق پڑھنے والے کو v.i.p پروٹوکول دیا جاتا ہے۔

15 نمازِ ظہر باجماعت ادا کرنے والے پر رحمت کے فرشتے اترتے ہیں

نمازِ ظہر ایک فرض نماز ہے جس کی ادائیگی باعثِ رحمت اور ذریعہ نجات ہے اس نماز کے وقت میں بھی رحمت کے فرشتوں کی حاضری ہوتی ہے جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیث کے الفاظ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ

''پس جب سورج ڈھل جائے تو نماز پڑھو کیونکہ اس نماز کے موقع پر بھی فرشتوں کی حاضری ہوتی ہے۔''

16 نمازِ فجر وعصر باجماعت ادا کرنے والے پر رحمت کے فرشتے اترتے ہیں

نمازِ فجر اور نمازِ عصر کی اہمیت کسی مسلمان پر پوشیدہ نہیں، بعض روایات میں

ان دونوں نمازوں کو نفاق اور اخلاص کے درمیان حد فاصل قرار دیا گیا ہے۔ ان نمازوں کی ادائیگی میں غفلت کرنے والا منافق مسلمان کہلاتا ہے اور ان دونوں نمازوں پر جذبہ وشوق سے پابندی کرنے والا مخلص اہل ایمان کی صف میں شامل ہوتا ہے۔ بخاری شریف کی روایت کے مطابق یہ دونوں نمازیں باجماعت ادا کرنے والوں پر رحمتوں کے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ مدرسہ نبوت کے پہلے شیخ الحدیث حضرت امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَ مَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَ صَلَاةِ الْعَصْرِ ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ

"تمہارے پاس دن رات کو باری باری فرشتے آتے جاتے ہیں اور وہ صبح اور عصر کی نماز میں جمع ہوجاتے ہیں پھر وہ فرشتے جو تمہارے پاس رات گزارتے ہیں وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے سوال کرتا ہے کہ جب کہ وہ خوب جانتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں ہم انہیں نماز پڑھتے ہوئے چھوڑ کر آئے ہیں اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔"

مسلمان بھائیو! نماز فجر باجماعت پڑھ کر برکت کے ساتھ اپنی صبح کا آغاز کریں اور نمازِ عصر باجماعت پڑھ کر اپنے دن کے اختتام کی طرف سفر کریں ان شاء اللہ زندگی کے تمام بوجھ ہلکے ہوجائیں گے اور آپ کو غائبی مدد حاصل ہوگی اور رحمت کے فرشتے آپ کے پروٹوکول کے لیے آپ کے آگے پیچھے ہوں گے۔

17 اول وقت میں امام کے منبر پر بیٹھنے سے پہلے خطبہ جمعہ میں آنے والے خوش نصیب کا نام فرشتے اپنے صحیفوں میں لکھتے ہیں

ہمارے معاشرے میں خطبہ جمعہ کی بے قدری کرنے والے افراد تھوک کے حساب سے ہیں ہر مسجد میں ستر یا اسی فیصد لوگ امام کے منبر پر بیٹھنے کے بعد آتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی فرشتوں کے رجسٹروں میں غیر حاضری ہوتی ہے اور وہ عظیم سعادت سے محروم رہتے ہیں۔صحیح بخاری شریف میں سب سے پہلے مدرسہ رسالت کے سینئر شیخ الحدیث حضرت امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ

''جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوتے ہیں تو وہ سب سے پہلے اور اس کے بعد آنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔''

اور جب خطیب مسجد خطبہ کے لیے مسجد آتا ہے تو فرشتے طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ وہ اپنے صحیفوں کو لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سنتے ہیں۔

خطبہ جمعہ میں شرکت کرنے والے مسلمان بھائی! اپنے ادا کیے ہوئے خطبوں کا ذرا جائزہ لیجیے کہ کیا آپ کو ہر دفعہ فرشتوں کے صحیفوں میں نام لکھوانے کا شرف حاصل ہوتا رہا ہے یا تو عرصہ دراز سے اس سعادت سے محروم ہے اور لگاتار فرشتوں کی حاضری میں تیری غیر حاضریاں ہیں یاد رکھ لے۔زیادہ غیر حاضریاں تیرے لیے دنیا وآخرت میں حسرت، ندامت اور شرمندگی کا باعث ہوں گی۔

18 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے والے خوش نصیب پر رحمت کے فرشتے اترتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے مسنون درود پاک پڑھنا تمام رحمتوں، برکتوں، سعادتوں، خوشیوں اور بہاروں کو اپنے دامن میں سمیٹنے کے برابر ہے کونین کے تاجدار امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مسنون درود پاک پڑھنے والا کبھی محروم نہیں رہتا۔ سنن نسائی شریف میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عظیم الشان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے والوں کو v.i.p پروٹوکول حاصل ہوتا ہے۔ حدیث شریف کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

اِنَّ لِلّٰہِ مَلَائِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِیَ السَّلَامَ

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے فرشتے ہیں جو زمین پر گشت کرتے ہیں اور میری امت کے لوگوں کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

مسلمان بھائیو! امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کو معمول بناؤ ہر مسئلہ حل ہوگا اور ہر گناہ معاف ہوگا مگر درود پڑھتے وقت یہ ضرور سوچا کرو کہ درود کے الفاظ ہم نے اپنی طرف سے بنا رکھے ہیں یا ہم درود میں الفاظ بھی وہی پڑھتے ہیں جو امام کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو سکھلائے ہیں......؟

اکثر پمفلٹ اور دلربا چھوٹے چھوٹے پاکٹ سائز کتابچے ایسے دیکھنے کو ملتے ہیں کہ جن میں درود کے من گھڑت الفاظ کے ساتھ ساتھ من گھڑت فضائل بھی ہوتے ہیں ان بے ثبوت معاملات سے اجتناب کریں اور کتب احادیث میں وارد درود پاک کے الفاظ پر اکتفا کریں۔ قبولیت بھی ہوگی اور برکت بھی ملے گی وگرنہ

مایوسی کا سامنا ہوگا۔

19 طالب علم کی قدردانی کے لیے آسمان سے رحمت کے فرشتے اترتے ہیں

دین کا طالب علم اللہ تعالیٰ کا مہمان ہوتا ہے اللہ تعالیٰ دینی طالب علم کو اس کے ایک ایک قدم پر فرشتوں کے پروٹوکول سے نوازتے ہیں اور اس کے علاوہ تمام مخلوقات دین کے طالب علم کے لیے دعائیں کرتی ہیں آپ اپنی زندگی میں اس عظیم سعادت سے محروم نہ رہیں بلکہ آخری دم تک دین کے طالب علم بن کر رہیں۔ دینی مجالس میں بیٹھنا، ترجمہ کلاس کے لیے وقت نکالنا اور روزانہ دینی کتب کا مطالعہ کرنا آپ کے اچھے طالب ہونے کی واضح نشانیاں ہیں۔ سنن ابن ماجہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث طیبہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ خَارِجٍ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ إِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا بِمَا يَصْنَعُ

”جو بھی گھر سے نکلنے والا حصول علم کے لیے گھر سے نکلتا ہے تو فرشتے اسکے اس عمل پر خوش ہو کر اس کے لیے اپنے پَر بچھاتے ہیں۔“

طالب علم کی شان کے لیے یہی حدیث کافی ہے کہ عرش وفرش کا مالک دین کے طالب علم کو کتنی عزتوں سے نوازتا ہے۔ اے میرے مسلمان بھائی! تیرے گھر کا ہر فرد، تیری ہر بیٹی اور ہر بیٹا دین کا طالب علم ہونا چاہیے۔ چاہے وہ زندگی کے ابتدائی مراحل میں ہو یا وہ زندگی کے آخری سانسوں پر ہو۔ اور یہ سب کچھ تبھی ممکن ہے جب تو خود دین کا طالب علم بنے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بیٹوں کو قرآن وحدیث کا امام بنائے اور ہمیں طالب علمی کی حالت میں عزت کی موت نصیب فرمائے۔

20 اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے کے لیے دو رحمت کے فرشتے اترتے ہیں

اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بہت بڑی عظمت کی بات ہے جان کے بعد انسان کو سب سے زیادہ محبوب اپنا مال ہوتا ہے اور جو شخص بے دریغ اپنا مال اللہ کی راہ میں اس کی رضا کے لیے خرچ کرتا ہے تو وہ کائنات کا معزز ترین شخص ہے اور ایسے شخص کے پروٹوکول کے لیے فرشتے اترتے ہیں اور بے مثال دعائیں کرتے ہیں۔صحیح بخاری شریف کی حدیث کے مطابق امام الفقہا، شیخ الاسلام حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَيَقُولُ الْآخَرُ اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا

''ہر روز آسمان سے دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اچھا بدل عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ! روکنے والے کا بیڑہ غرق کر دے۔''

اے مسلمان بھائی! روزانہ راہِ خدا میں خرچ کرتے ہوئے نازل ہونے والے فرشتے کی دعا کا حق دار ٹھہر۔کیونکہ اللہ تعالیٰ ان معصوم عن الخطا نفوس کی دعاؤں کو رد نہیں فرماتے۔یاد رکھنا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی بجائے گن گن کر رکھنے اور بخل کرنے کی عادت پڑ جائے تو ذلت و بربادی سے بچنا ناممکن ہوتا ہے آج ہی دینی مدارس اور مستحقین پر خرچ کرتے ہوئے یہ عظیم پروٹوکول حاصل کریں۔

21 باوجود رشتے داروں کی زیادتی کے ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے کی مدد کے لیے رحمت کا فرشتہ اترتا ہے

زندگی میں بڑے بڑے نالائق رشتہ داروں سے واسطہ پڑتا ہے عجیب وغریب بد دماغ لوگ زندگی میں آتے ہیں جن کے ساتھ گزارا کرنا موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا ہونے کے برابر ہے لیکن پھر بھی اہل ایمان کو اپنا دامن گندلا ہونے سے بچانا چاہیے اور بے دین لوگوں کی تیشے کی طرح کاٹنے والی زبانوں کا مقابلہ ذرا زخم سہہ کر کرتے رہنا چاہیے ایسی صورت میں صبر وشکر کرنے والوں کا انجام بہت اچھا ہوتا ہے اور ظالم اپنے برے انجام کو پہنچتے ہیں۔صحیح مسلم شریف کی ایک حدیث کے مطابق معلوم ہوتا ہے کہ بدسلوکی کے باوجود اچھا سلوک کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ رحمت کے فرشتے کو بطور مددگار نازل فرمادیتے ہیں۔دَورِ صحابہ کے عظیم محدث اور بے مثال فقیہ حضرت امام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے کہا اے اللہ کے رسول! میرے رشتہ دار میرے ساتھ قطع تعلقی کرتے ہیں جب کہ میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہوں، میرے رشتہ دار میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں جبکہ میں ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہوں وہ بہت زیادہ حماقتیں کرتے ہیں جب کہ میں بردباری کا مظاہرہ کرتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر معاملہ ایسے ہی ہے جس طرح تو بیان کر رہا ہے۔تو یاد رکھ! تو ان کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہا ہے وہ کبھی اپنے منصوبوں میں کامیاب نہیں ہوں گے۔اور مزید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس صحابی کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا:

وَلَا یَزَالُ مَعَکَ مِنَ اللّٰہِ ظَھِیْرٌ عَلَیْھِمْ مَا دُمْتَ عَلٰی ذٰلِکَ

”ہمیشہ تیرے ساتھ اللہ کی طرف سے ایک مددگار فرشتہ رہے گا جب

تک تیرا یہی اچھا سلوک رہا وہ ان کے خلاف تیری مدد کرتا رہے گا۔"

بے دین رشتہ داروں سے ممکن حد تک کنارہ کش رہیں اور اچھے طریقے سے اپنے فرائض ادا کرتے رہیں ہر موقع پر درگزری اور معافی کو ترجیح دیں۔ ان شاء اللہ مستقبل میں آسانی ہوگی اور رحمت کے فرشتے کا ہمیشہ ساتھ رہے گا۔

22 اللہ کے ذکر میں مصروف صاحب تقویٰ مسافر کی نگرانی کے لیے رحمت کا فرشتہ اترتا ہے

سفر انسان کی ضرورت ہے کم ہو یا زیادہ ہر ایک کو سفر ضرور کرنا پڑتا ہے مگر سفر میں خلاف تقویٰ امور سے اجتناب کرنا اور موسیقی، ناچ گانا اور ساز و رنگ سے اپنے آپ کو بچا کر ذکر الٰہی میں مصروف رہنا اس قدر مبارک عمل ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے مسافر کے پروٹوکول کے لیے آسمان سے رحمت کے فرشتے کو نازل فرما دیتے ہیں جو مکمل طور پر اس کی نگرانی کرتا ہے۔ الترغیب والترہیب میں حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ رَاكِبٍ يَخْلُوْ فِيْ مَسِيْرَةٍ بِاللّٰهِ وَذِكْرِهٖ اِلَّا رَدِفَهٗ مَلَكٌ

"جو بھی سوار سفر میں اللہ اور اس کے ذکر کا خیال رکھتا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایک فرشتے کو اس کا ساتھی مقرر فرما دیتے ہیں۔"

دوران سفر رب تعالیٰ کو بھول جانا بہت بڑی حماقت ہے اور آج کل یہ حماقت عام کی جاتی ہے۔ ذکر الٰہی کی جگہ انڈیا کی گندگی حیا سوز فلموں کے ذریعے سارے سفر کو ناپاک کر دیا جاتا ہے دوران سفر پبلک سروس میں سوائے موسیقی اور گانوں کے کچھ سنائی نہیں دیتا۔ ایسے حالات میں شریف خاندانی لوگوں کا سفر کرنا حد درجہ مشکل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے آوارہ مزاج ڈرائیور حضرات اور گاڑیوں کے مالکان کو ہدایت نصیب فرمائے کہ وہ شیطان کی یاری کی بجائے تقویٰ کی راہ

اختیار کریں اور تلاوت قرآن ،فہم قرآن اور فہم حدیث پر مشتمل آڈیو، وڈیو پروگرامز نشر کرتے ہوئے سفر میں فرشتوں کو ہم سفر رکھیں۔

23 اپنے مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں دعا کرنے والے کے لیے رحمت کا فرشتہ اترتا ہے

کسی کی عدم موجودگی میں اس کے لیے دعا کرنا بہت بڑی عظمت کی بات ہے اور ایسے شخص کو فرشتوں کا پروٹوکول حاصل ہوتا ہے۔صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْقَلْبِ مُسْتَجَابَةٌ، عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ ، قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِين وَلَكَ بِمِثْلٍ .

”مسلمان آدمی کی عدم موجودگی میں اپنے بھائی کے حق میں دعا قبول کی جاتی ہے اس کے سر کے قریب ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب بھی وہ اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے تو مقرر کردہ فرشتہ کہتا ہے آمین اور اللہ تجھے بھی اسی کی مثل عطا فرمائے۔“

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے اپنے مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں چغل خوری اور غیبت سے پرہیز کرتے ہوئے اس کے لیے بھلائی اور ہدایت کی دعا کرنی چاہیے اور ہمیشہ اپنے مخلص دینی بھائیوں اور رشتہ داروں کو اپنی تنہائی کی نیک دعاؤں میں یاد رکھنا چاہیے جو لوگ تنہائی میں اپنے بھائی کے لیے خیر کی دعا کرتے ہیں ان کو رحمت کے فرشتوں کا پروٹوکول حاصل ہوتا ہے۔

24 مریض کی عیادت کو جانے والے پر رحمت کے فرشتے اترتے ہیں

اکثر لوگ مریض کو ناکارہ سمجھ کر اس سے کنارہ کش رہتے ہیں اور اگر کوئی عیادت کے لیے جائے بھی تو وہ صرف مجبوری سمجھ کر جاتا ہے جب کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے مریض کی عیادت کے لیے اکثر آتے جاتے رہنا چاہیے تاکہ اس کا دل بہلتا رہے یہاں تک کہ وہ بیماری کے بوجھ سے نجات پا جائے۔ جو لوگ اپنے بیمار مسلمان بھائی کی عیادت کے لیے جاتے ہیں ان کے لیے شاندار v.i.p پروٹوکول ہوتا ہے۔ مسند احمد میں ایک مقبول درجہ کی حدیث ہے دامادِ رسول حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ عَادَ اَخَاهُ اِلَّا ابْتَعَثَ اللّٰهُ لَهٗ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَكٍ یُصَلُّوْنَ عَلَیْهِ مِنْ اَیِّ سَاعَاتِ النَّهَارِ كَانَ ، حَتّٰی یُمْسِیَ وَمِنْ اَیِّ سَاعَاتِ اللَّیْلِ كَانَ حَتّٰی یُصْبِحَ

”جو کوئی مسلمان دن کی کسی گھڑی میں اپنے مسلمان کی عیادت کرے تو اللہ ستر ہزار فرشتے نازل فرماتے ہیں جو شام تک اس کے لیے رحمت و بخشش کی دعا کرتے ہیں اور اگر رات کے کسی وقت عیادت کرے تو وہ فرشتے صبح تک اس کے لیے رحمت و بخشش کی دعا کرتے ہیں۔“

پیارے بھائیو! ہمارے ہاں ایک عجیب رواج ہے کہ ہم عیادت صرف اپنے واقف لوگوں کی کرتے ہیں جبکہ کسی ناواقف دکھی بیمار مسلمان بھائی کی عیادت کے لیے جانا بہت بڑا مبارک عمل ہے لہٰذا اس لیے ہر دم بیماری سے پناہ مانگیں اور شفا کے طالب رہیں اور اگر کوئی کسی مرض میں مبتلا ہو جائے چاہے وہ کوئی ہو حتیٰ کہ غیر مسلم بھی

کیوں نہ ہو اس کی عیادت میں بھی غفلت نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کا پروٹوکول ہر دم آپ کا منتظر ہے۔

25 نیک لوگوں کی نمازِ جنازہ کے لیے رحمت کے فرشتے اترتے ہیں

اللہ والوں کے جنازہ میں دنیادار نہ پہنچیں تو غم نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو وہ شان عطا کرتا ہے جس کی کوئی مثال ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے پرہیزگار نیک بندوں کے جنازوں میں مقرب فرشتوں کی جماعت کو نازل فرما دیتے ہیں۔ جیسے یہ پروٹوکول کئی صحابہ کو زمانہ نبوی میں حاصل ہوا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اس حوالہ سے سرفہرست ہیں کہ جن کے جنازہ میں ستر ہزار فرشتوں نے شرکت فرمائی۔ اسی طرح سنن ابی داؤد میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنازے کے ساتھ جا رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیٹھنے کے لیے سواری پیش کی گئی مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹھنے سے انکار کر دیا لیکن جب واپسی پر سواری پیش کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہو گئے جب آپ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَمْشِيْ فَلَمْ اَكُنْ لِاَرْكَبَ وَهُمْ يَمْشُوْنَ فَلَمَّا ذَهَبُوْا رَكِبْتُ

”بلاشبہ جاتے وقت فرشتے بھی ساتھ چل رہے تھے ان کے چلتے ہوئے مجھے سوار ہونا اچھا نہ لگا پس جب وہ چلے گئے تو میں سوار ہو گیا۔“

اس حدیث طیبہ سے معلوم ہوا کہ نیک بندہ جہاں دنیا میں نیک اعمال کرتے ہوئے فرشتوں کا پروٹوکول حاصل کرتا ہے وہاں مرنے کے بعد بھی اس کے جنازہ میں رحمت کے فرشتے شرکت کرتے ہیں جو کہ بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ عظیم سعادت ہمیں بھی نصیب فرمائے۔

26 مسجدوں کی آبادی اور خیر خواہی میں دلچسپی رکھنے والوں کے ساتھ خصوصی فرشتوں کا پروٹوکول ہوتا ہے

مسجد کو آباد رکھنے والے، مسجد کی خدمت اور مسجد سے دلی محبت رکھنے والے اللہ تعالیٰ کے خاص مہمان ہوتے ہیں۔ ایک صحیح حدیث میں مساجد کو آباد رکھنے والے خوش نصیبوں کو اللہ کا ہمسایہ اور پڑوسی قرار دیا گیا ہے۔ مسند احمد اور سلسلہ احادیث صحیحہ میں ایک حدیث ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ لِلْمساجِدِ اَوْتَادًا، الملائِکَةُ جُلَساءُ هُم ان غابُوا يَفتَقِدُونهم وَان مَرِضُوا عَادُوْهُمْ وَان كانُوا فی حاجَةٍ اَعَانُوْهُمْ

''بلاشبہ مسجدوں میں بلند مرتبے والے لوگ ہوتے ہیں، فرشتے ان کے ہم نشیں ہوتے ہیں اگر وہ غائب ہوں تو وہ ان کی کمی محسوس کرتے ہیں اور اگر وہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر وہ پریشانی میں ہوں تو ان کی مدد کرتے ہیں۔''

یہاں بلند مرتبے والے لوگوں سے مراد ایسے خوش نصیب ہیں کہ جن کا تعلق ہر لحاظ سے مسجد کے ساتھ بہت مضبوط ہوتا ہے اور وہ مسجد کی دیکھ بھال اور آبادی میں کوشاں رہتے ہیں۔ حدیث طیبہ سے واضح ہوتا ہے کہ مسجد سے تعلق، محبت اور لگاؤ رکھنا بڑے اعزاز کی بات ہے لیکن ان تمام اعزازات کو حاصل کرنے کے لیے صاحب توحید وسنت اور صاحب اخلاص ہونا بہت ضروری ہے ہمارے معاشرہ میں اکثر اہل مساجد شرکیہ امور میں ملوث اور بدعات کو فروغ دینے والے ہوتے ہیں اور اگر کہیں آپ کو شرک وبدعت سے پاک، اچھے عقیدہ کے حامل لوگ ملیں گے تو ان میں سے اکثر ایسے ہوں گے جو مساجد میں اپنی اجارہ داری قائم کیے ہوئے ہیں اور کئی مسجد کے

متوالوں نے اللہ کے گھر کو اپنی آمدنی کا ذریعہ بنا رکھا ہے اور امام مسجد اور طلباء کے ساتھ حد درجہ حقیرانہ سلوک کرتے ہیں اور نمازیوں کی بہتر رائے کو بھی حیثیت نہیں دیتے اور اپنے حکم کو ٹھونسنا عین حق سمجھتے ہیں جو کہ حد درجہ شرم کی بات ہے اور ایسے لوگ ہمہ وقت ریاء، گھمنڈ اور سازشوں کے جال میں پھنسے رہتے ہیں اور ساتھ سمجھتے یہ ہیں کہ ہم ہی دین کے ٹھیکیدار ہیں جبکہ یہ ان کی بہت بڑی غلط فہمی ہے۔ یاد رکھیں! ایسے بد بخت لوگ ہمیشہ نامراد رہتے ہیں۔ اور ان ہی کے لیے دنیا و آخرت کی ذلت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص سے اپنے گھروں کی خدمت کے لیے پسند فرمائے اور رحمت کے خصوصی فرشتوں کا قرب اور پروٹوکول نصیب کرے۔ آمین ثم آمین۔

★ رحمت کے فرشتوں سے محروم رہنے والے بدنصیب

رسول رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں ایسے اعمال کا ذکر خیر کیا کہ جن پر رحمت کے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے وہاں ایسے اعمال کی نشاندہی بھی فرمائی کہ جن سے فرشتے نفرت کرتے ہیں اس سلسلہ میں سات ایسے اعمال کا ذکر کیا جاتا ہے کہ جن کی وجہ سے رحمت کے فرشتے انسان کے قریب آتے اور نہ ہی اللہ کی طرف سے بھلائی لے کر ان پر نازل ہوتے ہیں۔

1 کافر کی لاش کے پاس رحمت کے فرشتے نہیں جاتے

سب سے بڑا گناہ کفر ہے کہ انسان اللہ اور اس کے رسول کا انکار کرے اور حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت پر ایمان نہ رکھے ایسے بدنصیب کافر پر جب موت آتی ہے تو موت کے فرشتے بڑی سختی کے ساتھ روح قبض کرتے ہیں اور رحمت کے فرشتے لاش کے قریب تک نہیں آتے۔ سنن ابی داؤد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث ہے جس میں ذکر ہے کہ:

ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ ، جِيفَةُ الْكَافِرِ

''تین طرح کے لوگ ایسے ہیں کہ فرشتے ان کے قریب نہیں جاتے ،
کافر کی لاش۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفر کی موت بڑی ذلت کی موت ہے اور اس کے مقابلہ میں اسلام اور ایمان کی حالت میں آنے والی موت بڑی عزت کی موت ہے۔ رسول رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر دعا فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ

''اے اللہ! ہم کو اسلام پر زندہ رکھنا اور ایمان پر موت نصیب فرمانا۔''

مسلمان بھائیو! موت وحیات کی کشمکش میں زبان سے غیر مناسب بلکہ کفریہ کلمات بھی نکل جاتے ہیں۔ انسان کلمہ یا قرآن وغیرہ سے تلخی میں آکر انکار کر دیتا ہے اس لیے مندرجہ بالا دعا بڑے اہتمام سے پڑھا کریں تا کہ ایمان کی حالت میں موت آئے رحمت کے فرشتوں کا v.i.p پروٹوکول حاصل ہو۔

2 گھنٹی ، ساز ، باجے اور آلات موسیقی سننے والوں کے پاس رحمت کے فرشتے نہیں جاتے

قرآن کریم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پاک اور مبارک کلام ہے اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رحمت بھرے ارشادات کا نام ہے۔ جب کوئی مسلمان ان دونوں پاکیزہ کلاموں کو چھوڑ کر آوارگی کا شکار ہوتا ہے اور اپنا دل ناچ گانا، موسیقی، میوزک اور ساز وغیرہ سے بہلاتا ہے تو ایسے بدنصیب شخص کے پاس رحمت کے فرشتے نہیں ٹھہرتے۔

صحیح مسلم شریف میں ایک حدیث ہے جس کو امام الفقہاء حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ

"فرشتے ایسے مسافروں، قافلوں کے ساتھی نہیں بنتے جن کے ساتھ ساز والی گھنٹی ہے۔"

حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ بالخصوص دوران سفر ساز، باجے اور موسیقی سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ اللہ نہ کرے ایسی حالت میں اگر موسیقی وغیرہ سنتے ہوئے موت آجائے تو آخرت میں سوائے شرمندگی کے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ مگر حد درجہ افسوس کی بات ہے کہ ہمارے ہاں پبلک گاڑیوں میں ایسے فحش گانے اور گندی فلمیں لگائی جاتی ہیں کہ خاندانی شریف لوگوں کا سفر کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہوتا ہے ۔اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو ہدایت نصیب فرمائے۔

3 نشہ کرنے والے کے پاس رحمت کے فرشتے نہیں آتے

اسلام میں ہر قسم کا نشہ حرام ہے کیونکہ نشہ کے روحانی وجسمانی کئی نقصانات ہیں۔ اکثر لوگ نشہ ہی میں دھت ہو کر حرام کاریوں میں ملوث ہوتے ہیں۔ سنن ابی داوٗد میں رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث ہے جس میں تین ایسے بدنصیبوں کا ذکر ہے کہ جن کے پاس رحمت کے فرشتے نہیں آتے ان میں ایک شخص ایسا بھی ہے کہ جس کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا: اَلسُّکْرَان "نشہ کرنے والا"

حدیث طیبہ سے معلوم ہوا کہ نشہ کرنے والا جہاں بے شمار بھلائیوں سے محروم رہتا ہے وہاں اس کے پاس رحمت کے فرشتوں کا نزول بھی نہیں ہوتا۔ مسلمان کو ہر قسم کے نشہ سے اجتناب کرنا چاہیے۔ چاہے نشہ شراب، افیون اور چرس کا ہو یا نشہ آور ادویات استعمال کی جائیں یہ سب نشہ آور چیزیں حرام ہیں۔

4 حالت جنابت میں رحمت کے فرشتے پاس نہیں آتے

اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری حبیب حضرت محمد رسول ﷺ صفائی ستھرائی

اور طہارت کو حد درجہ پسند فرماتے ہیں اور جو شخص ہمہ وقت باوضو رہے یا اپنی طہارت کا مکمل خیال رکھے وہ اللہ اور اسکے رسول کا محبوب ہوتا ہے۔ بعض لوگ فرضی غسل کرنے میں حد درجہ غفلت کرتے ہیں ساری ساری رات یا دن کا اکثر حصہ گزر جانے تک غسل نہیں کرتے جب کہ صحیح حدیث کے مطابق ایسی حالت میں انسان کے پاس رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ جب انسان کے ذمہ فرض غسل واجب ہو تو اسے فوراً نہالینا چاہیے یا کم از کم وضو بنالینا چاہیے کیونکہ سنن ابی داؤد میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے کہ چند افراد ایسے ہیں کہ ان کے پاس رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ان میں سے ایک **وَلَا الْجُنُبَ** اور نہ ہی جنبی کے پاس رحمت کے فرشتے آتے ہیں۔

اس حدیث طیبہ سے معلوم ہوا کہ غسل طہارت جلد کر لینا چاہیے تا کہ ہم زیادہ دیر رحمت کے فرشتوں کے ساتھ سے محروم نہ رہیں۔

5 جس گھر میں تصویر ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے

گھروں میں اپنے بزرگوں ، پیاروں، اداکاروں اور بچوں کی تصاویر آویزاں کرنا حرام ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے سختی کے ساتھ اس سے منع فرمایا ہے۔ اور یہ ایک ایسا گناہ ہے کہ جس کے نتیجہ میں انسان رحمت کے فرشتوں کے نزول سے محروم رہتا ہے۔صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ

"فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر ہو۔"

اور سنن ابی داؤد میں رسول اللہ ﷺ کا ایک اور فرمان بھی موجود ہے آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس سید الملائکہ حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے کہا میں گزشتہ رات بھی آیا تھا لیکن دروازے پر تصاویر آویزاں ہونے کی وجہ سے میں واپس چلا گیا حدیث کے الفاظ ہیں:

وَکَانَ فِی الْبَیْتِ قِرَامٌ سِتْرٍ فِیہِ تَمَاثِیلُ

"گھر میں ایک پردہ تھا جس میں تصویریں تھیں۔"

حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جاندار کی تصویر لٹکانا ہرگز ہرگز درست نہیں مگر افسوس آج کل بڑے بڑے مذہبی اور نمازی گھرانے اس گناہ کی زد میں اور وہ اپنے پیاروں کی محبت کی آڑ میں یہ گناہ کرتے ہیں اور ساری زندگی رحمت کے فرشتوں کے نزول سے محروم رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو دین پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

6 جس گھر میں کتا ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے

کتا ایک ناپاک جانور ہے جس برتن میں منہ ڈال دے اس کو سات مرتبہ دھونے کا حکم ہے۔ ایسے ناپاک جانور کو گھر میں پالنا اور اس کے ساتھ پیار کرنا ایک احمقانہ فعل ہے۔ دین اس چیز کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ صحیح مسلم میں صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا سے ایک روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیدنا جبریل کے آنے کا وقت ہو چکا ہے لیکن وہ تشریف نہیں لائے جبکہ اللہ اور اس کے فرشتے وعدوں کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک کتے کا بچہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چارپائی کے نیچے چھپا تھا اس کو نکال دیا گیا بعد میں حضرت جبریل تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منتظر رہا لیکن آپ حسب وعدہ تشریف کیوں نہ لائے؟ جبریل علیہ السلام نے فرمایا:

مَنَعَنِی الْکَلْبُ الَّذِی کَانَ فِی بَیْتِکَ اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَیْتًا فِیہِ کَلْبٌ

"آپ کے گھر میں جو کتا تھا اس نے مجھے آنے سے روکا کیوں ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو۔"

اور مزید اس کے متعلق صحیح مسلم میں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

آپ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَدخُلُ الْمَلَائِکَۃُ بَیتًا فِیہِ کَلْبٌ

''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو۔''

پیارے مسلمان بھائیو! اللہ کا دین ہمارے پاس دونوں جہانوں کی بھلائیاں لے کر آیا ہے اس پر عمل کرنے سے دونوں جہانوں کی عزت نصیب ہوتی ہے ہمارے معاشرے میں جو لوگ شریعت کے اس حکم کو نہیں مانتے ان کے کردار پر بڑا برا اثر پڑتا ہے۔

1۔ وہ شریف لوگوں کے ہاں عزت کی نظر سے نہیں دیکھے جاتے۔

2۔ کتوں پر خرچ کرنا فضول خرچی کے زمرہ میں آتا ہے کئی لوگ کتوں کے ایسے مرید ہوتے ہیں کہ اعلیٰ سے اعلیٰ کھلا کر بھی وہ سمجھتے ہیں کہ ابھی حق ادا نہیں ہوا جبکہ ماں باپ اور عزیز رشتہ دار ایک وقت کی روٹی اور دوائی کو ترس رہے ہوتے ہیں۔

3۔ انسان کی فطرت ہے کہ وہ ماحول سے اور اپنے ساتھی سے بہت اثر لیتا ہے۔ صبح و شام کتوں میں گزارنے والے لوگوں کی سیرت کو دیکھا جائے تو یہ بات بالکل واضح نظر آئے گی کہ وہ حد درجہ بدتمیز، ماں باپ، اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کے آگے کتے کی طرح زبان چلانے والے اور حرام کو پسند کرنے والے ہوں گے۔

4۔ ساری زندگی رحمت کے فرشتوں سے محروم رہتے ہیں۔

5۔ ان کا شمار اللہ اور اس کے رسول کے نافرمانوں میں ہوتا ہے۔

نیز کتوں کی خرید و فروخت حرام ہے البتہ حفاظت کے لیے یا کھیتی باڑی کی دیکھ بھال کے لیے کتا رکھنا جائز ہے۔

7 جس گھر میں پیشاب رکھا جائے وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے

رحمت کے فرشتے ہر قسم کی ناپاکی اور بو سے سخت نفرت کرتے ہیں۔ بیماری یا کسی دوسری مجبوری کے پیش نظر اگر برتن میں پیشاب کرنا پڑے تو اس کو زیادہ نہیں

رکھنا چاہیے اسی طرح بچوں کے پاٹ بھی فوراً صاف کر دینے چاہئیں۔ مزید برآں لیٹرین میں زیادہ پانی بہائیں تاکہ پیشاب و پاخانہ وہاں ٹھہرا نہ رہے۔ اپنے واش روم کی صفائی کا روزانہ خیال رکھیں۔ سلسلہ احادیث صحیحہ میں رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

لَا يُنْقَعُ بَوْلٌ فِي طَسْتٍ فِي الْبَيْتِ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ بَوْلٌ

''گھر کے اندر برتن میں پیشاب نہ رکھا جائے کیونکہ فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں پیشاب ہو۔''

یہاں یہ بات یاد رکھیں کہ لوگوں میں جو بات مشہور ہے کسی عورت نے رسول اللہ ﷺ کا پیشاب پی لیا تھا یہ اور اس طرح کی سب باتیں غیر ثابت ہیں دین میں ان کی کوئی حیثیت نہیں لہٰذا رسول اللہ ﷺ کی عظمت بیان کرتے ہوئے اس طرح کے من گھڑت واقعات سے پرہیز کرنا چاہیے اور پیشاب کے علاوہ دیگر ناپاک اور بدبودار چیزوں کو بھی اپنے گھر میں نہ رکھیں کیونکہ ناپاک اور بدبودار جگہوں پر رحمت کے فرشتوں کا نزول نہیں ہوتا اور یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ طہارت کا حد درجہ خیال رکھا کرتے تھے اور اعلیٰ خوشبو لگایا کرتے تھے۔

8 جھوٹ بولنے والے کے پاس رحمت کے فرشتے نہیں آتے

مومن جھوٹا نہیں ہوتا بلکہ جھوٹ نفاق کی علامت ہے۔ مسلسل جھوٹ بولنے والا بربادی کی طرف اپنے سفر کو جاری و ساری رکھتا ہے بالآخر اس کی منزل جہنم ہوتی ہے اور ترمذی شریف کی حدیث کے مطابق جس میں اگرچہ کچھ ضعف ہے لیکن وہ حدیث معنی کے اعتبار سے قابل عمل ہے۔ عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اذا کذَبَ العَبدُ تباعَدَ عَنهُ المَلکُ مِیلاً مِن نَتنِ مَا جاءَ به

''جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتے اس سے ایک میل دور چلے جاتے ہیں اس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے۔''

حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ رحمت کے فرشتے حد درجہ پاکیزہ ہیں اور وہ جھوٹ بولنے والے ناپاک شخص کے پاس نہیں ٹھہرتے۔ اس لیے ہمیں اس جھوٹ کی بیماری سے جلد نجات حاصل کرنی چاہیے۔

★ جس سے فرشتے تکلیف محسوس کرتے ہیں

اسلام میں کسی انسان کو تکلیف دینا جائز نہیں چہ جائیکہ معصوم روحوں کو تکلیف دی جائے رحمت کے فرشتے جہاں ہر برائی سے نفرت کرتے ہیں وہاں وہ ہر بدبودار چیز سے تکلیف بھی محسوس کرتے ہیں۔ صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

مَنْ اَکَلَ البَصَلَ والثُومَ والکُرَّاثَ فَلا یقربَنَّ مَسجِدَنا فَاِن المَلائِکَۃَ تَتاَذّٰی مِمّا منهُ بَنُو اٰدَمَ

''جس نے کچا پیاز، تھوم اور گندنا کھایا وہ ہماری مسجد کے ہرگز ہرگز قریب نہ جائے کیونکہ فرشتے بھی اس چیز سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جس سے آدم کے بیٹے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔''

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بدبودار اشیاء استعمال کرنے سے رحمت کے فرشتے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ حقہ، تمباکو نوشی وغیرہ سے مکمل اجتناب کریں کیونکہ یہ سب چیزیں حرام ہیں اور ان کے استعمال سے رحمت کے فرشتے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

مؤلف کی دیگر کتب

















